افتتاح کلام

قرآن کریم عالم بشریت کی ہدایت کا ضامن ہے کیونکہ یہ وہ نور ہے جو منبع نور کی جانب سے عالم ظلمانی کی تاریکیوں کو ہدایت کی روشنی میں بدلنے کے لیے رمضان المبارک کے عظیم اور بابرکت مہینے میں نازل ہوا۔ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم انسان کی مادی اور معنوی دونوں طرح کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ انسان فطری طور پر کسی عقیدے کو اپنانے پر مجبور ہے بغیر مذہب اور عقیدہ کے انسان کا جینا محال ہے لیکن فطری اور عقلی پیاس کو قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب بجھا نہیں سکتی اس لیے کہ ہر دوسری کتاب چاہے وہ آسمان سے منسوب ہی کیوں نہ ہو زمین والوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہی لہٰذا عابد و معبود کے مابین تعلق اور رابطے کا مضبوط ترین راستہ یہ آسمانی الہامی کتاب ہے۔ جب یہ بات طے ہے کہ آسمان اور زمین والوں کے مابین' اللہ اور بندہ کے درمیان محبوب ازلی اور محب میں رشتہ اور تعلق جوڑنے کا بہترین ذریعہ یہی صحیفہ آسمانی ہے اور اسی کے ذریعے سے بندہ اپنی تمام تر کوتاہیوں اور خطاؤں کے باوجود رب الارباب کی رحمت بے کراں میں غوطہ زن ہو سکتا ہے اور اپنی روح پر پڑے ہوئے گناہوں اور آلودگیوں کے زنگ کو دھو سکتا ہے تو ضرورت ہے کہ اس صحیفہ آسمانی کی تعلیمات' احکامات اور معارف کو انسانی معاشرے میں زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے اور روز حشر نبی کریمؐ کی اس شکایت کا مصداق بننے سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا"

اے میرے رب! میری اس قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔

ارض پاک یعنی پاکستان کو اسلامی مملکت کو اسم بامسمیٰ ہونا چاہیے تھا جس کے لیے ضروری تھا کہ قرآن معاشرے کی رگ و پے میں سرایت کرے اور ہمیں اپنے چاروں طرف قرآن کی تعلیم پر عمل ہوتا نظر آئے' اور لوگ قرآنی تعلیمات کی عملی تصویر معاشرے میں دیکھیں لیکن اب تک ایسا نہ ہو سکا۔ اگرچہ اب بھی ایسے خواب دیکھنے کا وقت ختم نہیں ہوا' کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ خواب دیکھے

جائیں تو تبھی تعبیر بھی ملتی ہے، یہ ایک ایسا خواب ہے جس کی تعبیر حکومتی سرپرستی، علمائے اسلام کی انتھک جدوجہد، اسلامی تنظیموں کی اجتماعی کوشش، علمی اور تحقیقاتی اداروں کی مسلسل محنت اور اہل تحقیق و مؤلفین کی عرق ریزی کے بغیر دیکھنا ممکن نہیں۔ اسلام اور قرآن کے نام پر منصہ شہود پر آنے والی مملکت خداداد کا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ اس ملک میں موجود وسائل کو اسلام کی ترجمانی، امت مسلمہ کی بیداری، مسلمانوں میں وحدت و اخوت کے فروغ اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کرنے کی بجائے مغربی ثقافت کے فروغ، لسانیت، قومیت اور فرقہ واریت کو ہوا دینے اور عوام کو آپس میں لڑا کر مفاد پرستوں کو جیبیں بھرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے بروئے کار لایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کی نظریاتی بنیادوں کی طرف لوگوں کی توجہ کم سے کمتر ہوتی چلی گئی اور جغرافیائی و لسانی فاصلے زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے لہٰذا سچا پاکستانی اور مسلمان کوئی نہ رہا جبکہ علاقائی پہچان اور شناخت ہی اس مظلوم قوم کا خاصہ بن گئی۔ کسی قوم اور ملک کی بقا اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کی نظریاتی اساس مستحکم ہو اور اس کی نظریاتی پہچان ہی اس کی شناخت ہو، من حیث القوم مسلمان ہونے کے ناطے قرآن کریم ہماری مشترکہ دینی، عقیدتی، قومی، ثقافتی اور نظریاتی اساس ہے جس کی طرف پلٹنے سے ہماری اکثر مشکلات ختم ہوسکتی ہیں اور ہماری قوم ایک سرخ رو قوم بن کر ابھر سکتی ہے۔

لہٰذا اسلام اور پاکستان کے نام لیوا تمام لوگوں کی حسب استطاعت ذمہ داری ہے کہ قرآن کریم کی روح پرور تعلیمات کے احیاء کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیں اور "تعاونوا علی البر والتقوٰی" کے مطابق اس کار خیر میں تنازعہ کیے بغیر حصہ لیں اور ایسی صورت میں ان تعالیم کو پیش کریں جو عقل و منطق کے مطابق ہو اور ہر فرقہ اور ہر انسان اس سے استفادہ کرسکے۔

مجلّہ "المیزان" کی بنیاد اسی نیت خیر کے ساتھ رکھی گئی ہے اور یہ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے ایک چھوٹی سی کوشش کے مترادف ہے۔ اب جبکہ یہ رسالہ اپنی عمر کا ایک سال طے کرچکا ہے ضرورت ہے کہ اس میں متنوع موضوعات اور عناوین پر اہل تحقیق قلم فرسائی کریں اور قرآن کے اسرار و رموز سے پردے اٹھائیں تاکہ طالبان علم، معارف قرآن سے علمی تشنگی بجھا سکیں۔ المیزان کے صفحات ایسی تمام تحقیقی تحریروں کے لیے حاضر ہیں۔

والسلام

محمد امین شہیدی